کتاب نما

قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی خلیل الرحمن چشتی۔ ملنے کا پتا: مرکزی مکتبہ تحریکِ محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ۔فون: ۰۵۱-۴۵۳۵۳۳۴۔ صفحات: ۷۶۰۔ قیمت: ۷۰۰ روپے۔

ایک عام مسلمان قرآنِ پاک کا مطالعہ کرتا ہے تو بظاہر بے ربط متفرق آیات کا مجموعہ ہونے کا تاثر ملتا ہے، لیکن قرآن پر تدبر اور غوروفکر کرنے والے جانتے ہیں کہ ہر سورت دوسری سورت سے، ہر آیت دوسری آیت سے مربوط ہے، اور مضامین میں ایک غیر معمولی نظم پایا جاتا ہے۔ مولانا حمیدالدین فراہیؒ نے نظم قرآن کے حوالے سے بڑی خدمت انجام دی ہے۔ مجموعہ تفاسیر فراہی نے پہلی بار اُردو دان طالبینِ قرآن کے سامنے نظم کی دنیا کھولی۔ قرآن کا مرکزی نظم جسے وہ عمود کہتے ہیں، اس کے گرد ساری سورتوں کے عمود گھومتے ہیں۔ قرآن معانی اور بیان کے لحاظ سے ایک غیر معمولی منظم اور مربوط معجز کلام ہے جو کلام الٰہی ہونے کے شایانِ شان ہے۔

نظمِ قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمن چشتی صاحب کی خدمات محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی تازہ ترین زیرتبصرہ کتاب ان کے پندرہ برس کے غوروفکر کا حاصل ہے۔ اس میں قرآن کی تمام سورتوں کا نظم جلی (macro) واضح کیا گیا ہے۔ نظم خفیف میں آیت اور آیت، اور آیت کے الفاظ کا نظم مطالعے کا موضوع ہوتا ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں ۳۰ صفحات پر مشتمل اُصولِ تفسیر بیان کیے گئے ہیں، جس سے قرآن فہمی کا وہ منہج سامنے آتا ہے جسے اس کتاب میں پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ ہر سورت کا زمانۂ نزول، خصوصیات، صحیح احادیث پر مشتمل فضائل بیان کر کے کتابی ربط بیان کیا گیا ہے کہ اس کا پچھلی اور اگلی سورتوں سے کیا تعلق ہے۔

ہر سورت کو چند بڑے پیراگرافوں میں تقسیم کر کے انھیں عنوان دیا گیا ہے اور پیراگراف کے پیراگراف سے ربط و تعلق کو تلاش کر کے سورت کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے کلیدی الفاظ و مضامین کی وضاحت کی گئی ہے، جو سورت کے فہم میں مددگار ثابت

ہوتے ہیں۔ ہر سورت کے تنظیمی ہیکل کو ایک دائرے کی شکل میں واضح کیا گیا ہے۔ ہر سورت کے مضامین کو چارٹ کی شکل میں پیش کرنے کی غالباً یہ پہلی کاوش ہے۔ ایک تصویر ہزار تفسیری الفاظ پر بھاری ہوتی ہے۔ یہ امیج ایک دیرپا نقش ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن کا دورہ کرنے اور کرانے والوں کے لیے یہ نہایت مفید ہے۔ سورت کی تلاوت اور ترجمے کے مطالعے سے پہلے اس کتاب کا خلاصہ پڑھ لیا جائے تو پوری سورت کا نقشہ ذہن میں آجاتا ہے۔ (مسلم سجاد)

زندگی کے عام فقہی مسائل، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ڈی ۳۵ بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ ۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۱۴۷۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

'رسائل و مسائل' بھارت کے معروف علمی و دینی ماہ نامے زندگی نو کا ایک مستقل سلسلہ ہے جس میں دورِ حاضر میں درپیش مسائل پر سوالات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۸۶ء تک مجلّے کے مدیر سید احمد عروج قادریؒ جوابات دیتے رہے۔ پھر ادارہ تحقیق و تصنیف علی گڑھ کے ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی جواب دینے لگے۔ زیرنظر کتاب ندوی صاحب کے جوابات کا مجموعہ ہے۔ جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں تمام فقہوں (احناف، شوافع، حنابلہ اور مالکیہ) کو مدنظر رکھ کر دیے گئے ہیں۔

سائنس اور ٹکنالوجی کے دور میں نت نئے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ دورانِ نماز موبائل فون کی گھنٹی، کرنسی نوٹ میں نصابِ زکوٰۃ، حجاب اور برقعہ، ملازمت پیشہ خواتین کا پردہ، دینی اجتماعات کی فوٹوگرافی اور خواتین کے اجتماعات میں پروجیکٹر کا استعمال وغیرہ۔ ندوی صاحب نے اس نوعیت کے جملہ مسائل کے جواب متوازن اور مناسب انداز میں دیے ہیں، مثلاً اگر دورانِ نماز موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگے تو کیا کرنا چاہیے؟ جواب میں مسجد کی اہمیت، عبادت کی روح اور خشوع و خضوع کی اہمیت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: موبائل دورانِ نماز ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر یا باہر نکال کر فوراً بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر اس طرح بند نہ ہو تو نماز توڑ کر موبائل بند کردیں اور دوبارہ نماز میں شامل ہوجائیں (ص ۱۸، ۱۹)۔ اسی طرح کرنسی نوٹ میں زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ کے جواب میں کہتے ہیں: ادایگی زکوٰۃ کے لیے فقہا نے چاندی کو معیار مانا ہے۔ اس میں

غریبوں اور مستحقین کی مصلحت اور مفاد پیش نظر ہے۔ جس شخص کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی رقم کے برابر کرنسی نوٹ ہوں، اس پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔

عصری مسائل کے علاوہ بھی زیرنظر کتاب میں بہت سے شرعی مسائل کا جواب نہایت متوازن اور مدلل انداز میں دیا گیا ہے، مثلاً: نمازِ فجر کی سنتیں، عورتوں کی نماز، نمازِ وتر کی رکعتیں اور خواتین اور زیارتِ قبور وغیرہ جیسے مسائل زیر بحث آئے ہیں۔

مصنف کا انداز عالمانہ ہے اور انھوں نے کتاب بڑی محنت و کاوش سے مرتب کی ہے۔ جوابات حوالوں سے مزین ہیں۔ 'روشن خیالی' کے اس دور میں بالخصوص نوجوان نسل کو ایسی کتابوں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ (قاسم محمود احمد)

مکاتیبِ سید مودودیؒ، پروفیسر نورور جان۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۱۹۵۲۰۔ صفحات: ۴۴۸۔ قیمت: ۳۸۰ روپے۔

سید مودودیؒ کے مکاتیب مختلف احباب نے مرتب کر کے شائع کیے ہیں۔ اس سلسلے کی نئی کتاب مکاتیب سید مودودیؒ ہے، جس میں ۲۵۹ مکاتیب مختلف رسائل و جرائد [ترجمان القرآن، آئین، ذکریٰ، قومی ڈائجسٹ، سیارہ، تعمیر افکار، میثاق، ہفت روزہ ایشیا اور روزنامہ جسارت] اور بعض دیگر ذرائع سے جمع کیے گئے ہیں۔ مکتوب الیہوں میں قومی و ملکی، دینی و سیاسی شخصیات (شورش کاشمیری، ذوالفقار علی بھٹو، مفتی محمد شفیع، جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ، غلام جیلانی برق، مولانا سمیع الحق، ملک نصر اللہ خاں عزیز، مولانا امین احسن اصلاحی، سید اسعد گیلانی، عبدالرحیم اشرف، طالب ہاشمی، سید فضل معبود، مولانا راحت گل، پروفیسر سید محمد سلیم وغیرہ) شامل ہیں۔

سید مودودیؒ کے یہ مکاتیب نصف صدی کے دورانیے پر محیط ہیں۔ سادہ و سلیس، عام فہم اور خوب صورت زبان و بیان اور متنوع موضوعات پر مبنی یہ مکاتیب، جہاں ذاتی و شخصی مسائل سلجھانے، اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں، وہیں ملکی و قومی مسائل سے لے کر عالمی مسائل، علمِ دین اور فقہی مسائل سے آگہی اور شعور کا باعث ہیں۔ ان مکاتیب کا امتیاز یہ ہے کہ یہ قاری میں اقامت دین کی تڑپ، داعیانہ احساسِ ذمہ داری اور خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کرتے بلکہ اُسے شعلۂ جوالہ بناتے اور یوں راہِ راست کی جانب پیش قدمی کا ایک سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح یہ مکاتیب تحریکِ اسلامی کے

مختلف مراحل، قیامِ جماعت اور تاریخ جماعت سے متعلق کتنی ہی کڑیوں کو ملانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ خطوط کے ساتھ اس کے حواشی بھی شامل ہیں جو خطوط کے سیاق وسباق کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔

حسن صوری و معنوی سے آراستہ، یہ ایک خوب صورت دستاویز ہے، جو سید مودودیؒ کی سیاسی و دینی بصیرت کی کئی جہتیں روشن کرتی ہے۔ اشاریہ بھی شامل ہے۔ کتاب کا ابتدائی لوازمہ پروفیسر نوروَر جان نے فراہم کیا، ادارہ معارف اسلامی کے رفقا نے تدوین و تحقیق کے بعد اسے موجودہ شکل دی۔ (عمران ظہور غازی)

ادبیات ونشریات ناصر قریشی۔ ناشر: مکتبہ عالیہ، جی سی سنٹر، چیٹر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۲۷۹۳-۳-۰۴۲۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ناصر قریشی بنیادی طور پر ادیب ہیں۔ انھوں نے افسانہ نگاری کی اور فیچر لکھے۔ بہت سے دوستوں کے خاکے بھی قلم بند کیے۔ ان کے حج بیت اللہ کے سفرنامے سرزمینِ آرزو پر تبصرہ انھی اوراق میں کیا جاچکا ہے۔ اب انھوں نے اپنی ۳۴ سالہ ملازمتی زندگی کی یادوں کی محفل سجائی ہے۔ کہتے ہیں: ''ماضی کی یادیں، باتیں، واقعات، شخصیات، تقریبات حتیٰ کہ سانحات بھی میرے لیے وہ پھول ہیں جن کی خوشبو سے مدام میرے قلب و ذہن معطر رہتے ہیں'' (ص ۸)۔ وہ ۱۹۶۳ء میں بطور پروڈیوسر ریڈیو پاکستان میں بھرتی ہوئے۔ دورانِ ملازمت میں انھیں آزاد کشمیر ریڈیو کے مظفرآباد اور تراڑکھل اسٹیشنوں کے علاوہ ریڈیو پاکستان کے متعدد مراکز (لاہور، بہاول پور، ملتان، کوئٹہ، خضدار) میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس سارے عرصے میں انھیں نامور ادیبوں، شاعروں اور ''اہلِ قلم وعلم وادب اور اساتذۂ فنون'' کی صحبت میسر آئی جن سے انھوں نے اپنے بقول ''بہت کچھ سیکھا''۔ ان میں سید عابد علی عابد، اشفاق احمد، اعجاز حسین بٹالوی، مولانا صلاح الدین احمد، انجم رومانی، صفدر میر، احمد ندیم قاسمی، فیض احمد فیض، امجد الطاف، شہرت بخاری سرفہرست تھے۔ پھر ریڈیو کے بزرگوں اور رفقائے کار کی ایک لمبی فہرست ہے جن کی وجہ سے ''ریڈیو پاکستان ہمہ خانہ آفتاب تھا مہتاب تھا''۔ چوں کہ ملازمتی زندگی میں ناصر قریشی کا مسلک ''ریڈیو کے توسط سے دین اور سرزمین کی خدمت'' تھا (انھوں نے ریڈیو کے لیے سید مودودیؒ کا ایک طویل انٹرویو بھی لیا تھا، جو کتاب کی صورت میں شائع بھی ہوچکا ہے)، اس لیے انھیں ملازمت میں بارہا تبادلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض

احباب کا ذکر وہ بہت محبت سے کرتے ہیں، جیسے یوسف ظفر اور بعض لوگوں سے ان کی ناپسندیدگی چھپی نہ رہ سکی، جیسے قاضی احمد سعید۔

مصلحت کوشی یا اصولوں پر سمجھوتا کبھی قابلِ قبول نہیں رہا، اسی لیے وہ معتوب بھی رہے۔ ان کا لب و لہجہ بہت بے باکانہ ہے۔ متن کے علاوہ بعض نثر پاروں کے عنوانات ہی سے لکھنے والے کی حق گوئی اور بے باکی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مثلاً ''ذرائع ابلاغ کا مجرمانہ کردار'' یا ''پی ٹی وی کے کرشمے'' یا ''ہم بنیاد پرست ہیں'' (جس کا اختتام یوں ہوتا ہے: ''ضیاء الحق کے زمانے میں ٹی وی پر فلموں میں رقص وسرود پر پابندی ہوتی تھی۔ اب ماشاء اللہ وہ پابندی بھی اُٹھ گئی ہے۔ دیکھیے اب کیا کیا اُٹھتا ہے؟ ہماری شرافت اور تہذیب و ثقافت کی اللہ خیر کرے''۔ ص ۲۲۷)۔

یہ کتاب کوئی باقاعدہ اور مربوط آپ بیتی نہیں۔ ناصر قریشی نے دو دو، چار چار صفحے کے مختصر مضامین کی کیاریوں میں یادوں کے (مختلف موسموں کے) ''پھول اور شگوفے'' کھِلائے ہیں۔ یہ نثر پارے مختلف زمانوں اور موسموں میں لکھے گئے، اس لیے ان میں کہیں کہیں تکرار بھی ہے۔ کتابی شکل دیتے وقت تواریخِ تحریر کو ملحوظ رکھا جاتا اور ہر نثر پارے کے آخر میں اس کا زمانۂ تحریر دے دیا جاتا تو تاریخی اعتبار سے کتاب کا پایہ بڑھ جاتا۔

ابتدا میں (بطور دیباچہ) ناصر قریشی کا تعارف شامل ہے مگر تعارف نگار کون ہے؟ کچھ پتا نہیں چلتا ــــ کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔ افراد و اشخاص، ریڈیو پاکستان کا کردار اور ریڈیو کو شخصی مفادات اور پاکستان کا چہرہ بگاڑنے کے لیے استعمال کرنے والوں کے عزائم بے نقاب ہوتے ہیں۔ کبھی ریڈیو پاکستان کی تاریخ لکھی جائے گی تو یہ کتاب بطور حوالہ کام آئے گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

عالم گیریت کا چیلنج اور مسلمان، مرتبین: ڈاکٹر انیس احمد، خالد رحمان، عرفان شہزاد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، گلی ۸، ایف ۶/ ۳، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۳۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پانچ مقالات پر مشتمل یہ مجموعہ مجلہ مغرب اور اسلام کی اشاعتِ خاص کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ عالم گیریت کے چیلنج اور مسلمانوں کے حوالے سے سلسلۂ مضامین کا یہ دوسرا حصہ

ہے، جس میں ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا کے دو عالمانہ مقالوں (۱۶-۴۷ اور ۱۰۴-۱۳۴) میں بین الاقوامی مالیاتی استحکام میں مالیات کے کردار، عالم گیریت کے موجودہ چلن اور مسلم دنیا کو اس طرح زیرِبحث لایا گیا ہے کہ یہاں پر پھیلے ہوئے سماجی جبر اور معاشی ظلم کو عدل کی راہوں پر گام زن کرنے کے امکانات اور وسائل کی نشان دہی ہوتی ہے۔ یہ تحقیقی مقالات معاشیات، سماجیات اور سیاسیات کے طالب علموں کے لیے ایک قابلِ قدر مصدر ہیں۔ اسی طرح ایک منفرد مقالہ معروف عالم اور محقق ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم ومغفور کا ہے، جس میں انھوں نے اسلام کے قانون بین الاقوامی کی روشنی میں آج کی دنیا کے تعلقات کے بحران اور بے اعتمادی وظلم کے نظام کا بہ حسن وخوبی نہ صرف تجزیہ کیا ہے، بلکہ مروجہ بین الاقوامی قانون میں اسلامی قانون بین الاقوامی کی فوقیت اور امتیازی پہلوؤں کو بھی پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی اسلامی ماخذ کی روشنی میں تمام اقوام وملل کو احترام و یگانگت کا رستہ بھی سمجھایا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کا مضمون: 'عالمی امن اور قیامِ عدل، اسلامی تناظر میں' انھی مباحث کی تفہیم لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

البتہ اس مجموعے میں ایان مارکھیم کے مضمون: 'عالمی امن و انصاف: مسیحی تناظر' (۶۶-۷۸) کی وجۂ جواز سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ مسیحی اسٹیبلشمنٹ جو ظلم کی خاموش حلیف اور عام انسانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا دوسرا نام ہے، اس سے عالمی امن وانصاف کی توقع عبث ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک قیمتی، قابلِ مطالعہ معلومات افزا مجموعۂ مضامین ہے۔ (سلیم منصور خالد)

قاتل کون؟ سہیل وڑائچ۔ ناشر: ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۰۴۲۳-۰۴۲۳۔ صفحات: ۸۱۳ مع اشاریہ۔ قیمت: ۱۷۵۰ روپے۔

موت کا سایہ ہر زندگی کے تعاقب میں رہتا ہے، اس اعتبار سے زندگی سے متصل سب سے اہم سچائی موت ہی ہے۔ فطری اور طبعی موت، باوجود صدمے کے، رنج والم کا وہ کہرام بپا نہیں کرتی جس غم واندوزہ کا مشاہدہ غیرطبعی موت پر ہوتا ہے۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں اس غیرفطری موت کا نکتۂ آغاز وزیراعظم لیاقت علی خاں کا قتل تھا۔ بعدازاں صدر جنرل محمد ضیاءالحق کے ہمراہ اعلیٰ درجے کی فوجی قیادت کا طیارے کی تباہی میں قتل بھی قرائن وشواہد کے اعتبار سے سبوتاژ کارروائی کا نتیجہ

ہی قرار دیا جاتا ہے۔ اور پھر دسمبر ۲۰۰۷ء کی انتخابی مہم کے دوران ملک کی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بننے کی امیدوار بے نظیر بھٹو صاحبہ کے قتل نے ملک کی سیاسی تاریخ پر گہرے اثرات ثبت کیے۔

زیرِ نظر کتاب، بے نظیر بھٹو کے اسی الم ناک قتل کی تحقیقات پر مبنی ایک دستاویز ہے، جسے پاکستان کے معروف صحافی سہیل وڑائچ نے تین سال کی مسلسل تحقیق وجستجو کے بعد پیش کیا ہے۔ اگرچہ اس سانحے پر متعدد کتب آ چکی ہیں، لیکن اپنی پیش کش، اسلوب اور لوازمے کی ترتیب کے اعتبار سے اس کتاب کو کئی پہلوؤں سے دوسری کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔ مصنف نے جملہ تحقیقی رپورٹوں کے نتائج اور اشتراکات و اختلافات کو پیش کرنے کے ساتھ، موقعے کی شہادتوں کا بڑی خوبی سے تجزیہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس قتل سے منسوب تمام مفروضوں کو پیش کر کے ان کا غیر جذباتی سطح پر تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں پیپلز پارٹی کے داخلی اختلافات، مرحومہ کی گھریلو اور خانگی زندگی پر مشاہدات اور دوستوں کی یادداشتیں شامل کی ہیں۔ تیسرے حصے میں بے نظیر سے مصنف کے متعدد انٹرویو، ان کی شخصیت کے مختلف زاویوں کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

اضافی طور پر جائے حادثہ کے تصویری خاکے، نقشہ جات، معلوماتی جداول نے قاری کے لیے کتاب کو دل چسپ اور معلومات افزا بنا دیا ہے۔ اس سے ایک جانب تو بے نظیر کی شخصیت، جدوجہد اور عزائم کا اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے، دوسری جانب قدم قدم پر پاکستان کی سیاسی زندگی پر بیرونی بلکہ امریکی اثرات کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ ایک سنجیدہ، بامقصد، غیر جذباتی اور فنی اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ تاریخ، سیاسیات، سماجیات کے طلبہ اور پاکستان کے ماضی، حال اور مستقبل سے دل چسپی رکھنے والے قارئین اگر اس کا مطالعہ نہ کر سکے تو ان کی معلومات میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور رہ جائے گی۔ (س-م-خ)

تعارف کتب

$ آگہی (سلسلہ نمبر۱-۲)، بشریٰ جمیل۔ ناشر: علوم القرآن انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین، ۱۶۹-بی، بلاک ۱۱، گلستان جوہر، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۴۶۱۳۱۸۵۔ صفحات (علی الترتیب): ۲۵، ۳۱۔ قیمت: درج نہیں۔ [بچیوں کی تربیت صحیح نہج پر ہو تو آیندہ بننے والے خاندان کی بنیادیں بہت صحت مند اور مضبوط ہو سکتی ہیں۔ اسی غرض کے لیے نوعمر لڑکیوں کے لیے عملی رہنمائی، دین کے احکامات اور جدید مسائل کی روشنی میں پیش کی گئی

ہے۔ مصنفہ نے ذاتی مشاہدات اور تجربات کے ذریعے ایسی معمولی معمولی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جن سے گھروں میں زندگی تلخ ہوکر رہ جاتی ہے۔ پہلے حصے میں بلوغت کیا ہے؟ حیا وحجاب اور حفظانِ صحت کے اصول وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے حصے میں بنیادی طور پر بہو کے لیے ہدایات ہیں کہ نئے گھر میں کس طرح رہے۔ ہمارے یہاں اور تمھارے یہاں کی بحث، مثبت اور منفی سوچ، عادتوں کی تبدیلی، رشتہ نباہنا، شکر کا قرینہ، حسنِ سلیقہ وحسنِ تدبیر جیسے موضوع زیر بحث آئے ہیں۔]

$ **ثنائیاتِ قرآن و حدیث**، مؤلف: انجینیر عبدالمجید انصاری۔ ناشر: مکتبہ قدوسیہ، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۳۵۱۱۲۴۔ صفحات: ۵۱۹۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔[ان آیات واحادیث کا انتخاب جن میں دو دو باتوں کا ذکر آیا ہے۔ ۶۸۳ عنوانات کے تحت آیات، جب کہ ۲۲۷ عنوانات کے تحت احادیث کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔اس سے قبل مؤلف ثلاثیاتِ قرآن وحدیث، رباعیاتِ قرآن وحدیث اور خماسیاتِ قرآن وحدیث بھی مرتب کر چکے ہیں جن میں تین تین، چار چار اور پانچ پانچ چیزوں کا بیان ہے ـــــ ایک منفرد مطالعہ قرآن وحدیث۔]

$ **امثال الحدیث**، مؤلف: قاری محمد دلاور سلفی۔ ناشر: صبحِ روشن پبلشرز، لاہور۔ ملنے کا پتا: مکتبہ اسلامیہ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۲۱-۴۲۷۵۶۷۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔[نبی اکرمؐ فصیح اللسان تھے۔ آپؐ کی گفتگو اختصار، جامعیت اور اثر انگیزی کا اعلیٰ نمونہ ہوتی۔ تمثیل مؤثر گفتگو کا اہم ذریعہ ہے۔ احادیث میں مثالوں، تشبیہوں اور ضرب الامثال کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ زیرتبصرہ کتاب ایسی ہی احادیث کے انتخاب پر مبنی ہے۔ مؤلف اس سے قبل امثال القرآن بھی مرتب کر چکے ہیں۔ اپنی نوعیت کا منفرد مطالعہ حدیث۔]

$ **ماہ نامہ ہمدرد نونہال** (خاص نمبر، جون ۲۰۱۱ء)، مدیر: مسعود احمد برکاتی۔ ملنے کا پتا: دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰۔ فون: ۰۲۱-۳۶۶۲۰۹۴۵۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۴۰ روپے۔[نونہال بچوں کے لیے پاکیزہ وصحت مند ادب، اسلامی روایات کی پاس داری اور عصری تقاضوں کا فہم جیسے اعلیٰ مقاصد کے لیے ایک عرصے سے کوشاں ہے۔ زیرنظر 'خاص نمبر' بھی اسی روایت کا تسلسل ہے: شہید حکیم سعید کی باتیں، نئے اور پرانے لکھنے والوں کی دل چسپ اور مزیدار کہانیاں، غیر ملکی ادب سے انتخاب، نئی نئی معلومات، نظمیں، لطیفے اور مستقل سلسلے ـــــ ہر خریدار کے لیے ایک خاص تحفہ بھی۔]

$ **قرارداد مقاصد** (پاکستان کا اساسی دستور)، مرتبہ: غلام قادر جتوئی ایڈووکیٹ۔ ملنے کا پتا: اسلامک لائرز موومنٹ پاکستان، ۲۰۸- طاہر پلازا، نزد سٹی کورٹس، کراچی۔ صفحات: ۳۰۔ قیمت: درج نہیں۔[۵۷ مسلم ممالک میں کہیں بھی ریاستی دستور اسلامی نہیں ہے۔ دستورِ پاکستان وہ واحد آئین مملکت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو اقتدارِ اعلیٰ مانا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں قرارداد مقاصد پر عمل درآمد کی ضرورت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ یہ کتابچہ افادہ عام کے لیے شائع کیا گیا ہے۔ اگر نواب زادہ لیاقت علی خاں اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی